روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 8 جنوری 2011ء 3 صفر 1432 ہجری 8 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 7

نشہ سے توبہ کرو

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور جو نشہ آور چیز پیئے گا 40 دنوں تک اس کی نماز کا اجر خدا کے حضور کم ہوگا۔ تاہم اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا

(سنن ابی داؤد کتاب الاشربہ باب النھی عن المسکر حدیث نمبر3195)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دوسرا کام مومن کا یعنی وہ کام جس سے دوسرے مرتبہ تک قوت ایمانی پہنچتی ہے اور پہلے کی نسبت ایمان کچھ قوی ہو جاتا ہے عقل سلیم کے نزدیک یہ ہے کہ مومن اپنے دل کو جو خشوع کے مرتبہ تک پہنچ چکا ہے لغو خیالات اور لغو شغلوں سے پاک کرے کیونکہ جب تک مومن یہ ادنیٰ قوت حاصل نہ کرلے کہ خدا کے لئے لغو باتوں اور لغو کاموں کو ترک کر سکے جو کچھ بھی مشکل نہیں اور صرف گناہ بے لذت ہے اس وقت تک یہ طمع خام ہے کہ مومن ایسے کاموں سے دست بردار ہو سکے جن سے دست بردار ہونا نفس پر بہت بھاری ہے اور جن کے ارتکاب میں نفس کو کوئی فائدہ یا لذت ہے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ پہلے درجہ کے بعد کہ ترک تکبر ہے دوسرا درجہ ترک لغویات ہے اور اس درجہ پر وعدہ جو لفظ افلح سے کیا گیا ہے یعنی فوز مرام اس طرح پر پورا ہوتا ہے کہ مومن کا تعلق جب لغو کاموں اور لغو شغلوں سے ٹوٹ جاتا ہے تو ایک خفیف سا تعلق خدا تعالیٰ سے اس کو ہو جاتا ہے اور قوت ایمانی بھی پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے اور خفیف تعلق اس لئے ہم نے کہا کہ لغویات سے تعلق بھی خفیف ہی ہوتا ہے پس خفیف تعلق چھوڑنے سے خفیف تعلق ہی ملتا ہے۔

پھر تیسرا کام مومن کا جس سے تیسرے درجے تک قوت ایمانی پہنچ جاتی ہے عقل سلیم کے نزدیک یہ ہے کہ وہ صرف لغو کاموں اور لغو باتوں کو ہی خدا تعالیٰ کے لئے نہیں چھوڑتا بلکہ اپنا عزیز مال بھی خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑتا ہے اور ظاہر ہے کہ لغو کاموں کے چھوڑنے کی نسبت مال کا چھوڑنا نفس پر زیادہ بھاری ہے کیونکہ وہ محنت سے کمایا ہوا اور ایک کارآمد چیز ہوتی ہے۔ جس پر خوش زندگی اور آرام کا مدار ہے اس لئے مال کا خدا کے لئے چھوڑنا بہ نسبت لغو کاموں کے چھوڑنے کے قوت ایمانی کو زیادہ چاہتا ہے اور لفظ افلح کا جو آیات میں وعدہ ہے اس کے اس جگہ یہ معنی ہوں گے کہ دوسرے درجہ کی نسبت اس مرتبہ میں قوت ایمانی اور تعلق بھی خدا تعالیٰ سے زیادہ ہو جاتی ہے اور نفس کی پاکیزگی اس سے پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ اپنے ہاتھ سے اپنا محنت سے کمایا ہوا مال محض خدا کے خوف سے نکالنا بجز نفس کی پاکیزگی کے ممکن نہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد21ص230-231)

بیوت الحمد منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کے گھر بنانے کے شکرانہ کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔‘‘ (خطبات طاہر جلد1 صفحہ 241)

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد بیواؤں اور غرباء کی ضرورت پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح سات صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیوت الحمد سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’کئی احمدی جب اللہ کے فضل سے اپنے گھر بناتے ہیں تو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ بعض نے اپنا بڑا قیمتی گھر بنایا تو بیوت الحمد کے ایک مکمل گھر کا خرچہ بھی ادا کیا تو اگر تمام دنیا کے احمدیوں کے خریدنے یا بنانے پر کچھ نہ کچھ اس مد میں دینے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو کئی ضرورت مند غریب بھائیوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ عیدالفطر 13/اکتوبر 2007ء۔ خلفاء احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات صفحہ 561

طلبہ کے کوائف

2010-11ء میں جن طلباء و طالبات نے انٹرمیڈیٹ/بیچلرز کے بعد پیشہ ورادارہ جات/جنرل اکیڈیمک یونیورسٹیز میں میڈیسن، انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس، میڈیا سٹڈیز، آرٹس، آرکیٹیکچر، ایگریکلچر، بزنس ایڈمنسٹریشن، سائنس و دیگر جنرل اکیڈیمک پروگرام (4 سالہ) میں داخلہ حاصل کیا ہے کے کوائف جلد درکار ہیں۔ مندرجہ ذیل کوائف جلد ارسال کریں۔

نام۔ ولدیت۔ تعلیمی ادارہ۔ پروگرام کا نام جس میں تعلیم جاری ہے۔ مضمون۔ سال داخلہ۔ مستقل پتہ۔ فون۔ موبائل۔ ای میل ایڈریس۔ اگر وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں تو حوالہ نمبر لکھیں۔

(نظارت تعلیم)

مشعل راہ

برداشت کرنے سے نصف مسائل حل ہو جاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 20 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

کعب بن زہیر ایک مشہور عرب شاعر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان خواتین کی عزت پر حملہ کرتے ہوئے گندے اشعار کہا کرتے تھے اس بنا پر رسول اللہ نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا۔ کعب کے بھائی نے اسے لکھا کہ مکہ فتح ہو چکا ہے اس لئے تم آ کر رسول اللہ سے معافی مانگ لو، چنانچہ وہ مدینے آ کر اپنے جاننے والے کے پاس آ کر ٹھہرا اور فجر کی نماز نبی کریم کے ساتھ مسجد نبوی میں جا کر ادا کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا تعارف کرائے بغیر یہ کہا کہ یا رسول اللہ! کعب بن زہیر تائب ہو کر آیا ہے اور معافی کا خواستگار ہے اگر اسے اجازت ہو تو اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ (آپؐ اس کو شکل سے نہیں پہچانتے تھے) آپؐ نے فرمایا ہاں۔ تو وہ کہنے لگا کہ میں ہی کعب بن زہیر ہوں یہ سنتے ہی ایک انصاری کیونکہ اس کے قتل کا حکم تھا اس کو قتل کرنے کے لئے اٹھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اب چھوڑ دو یہ معافی کا خواستگار ہو کر آیا ہے۔ پھر اس نے ایک قصیدہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی چادر انعام کے طور پر اس کے اوپر ڈال دی اور اس طرح یہ دشمن بھی معافی کے ساتھ ساتھ انعام لے کر واپس آیا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 214-215)

پھر عبداللہ بن ابی بن سلول نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا زیادتیاں نہیں کیں، ہر ایک جانتا ہے لیکن آپ نے اسے بھی معاف فرمایا، ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس کی تمام تر گستاخیوں اور شرارتوں کے باوجود اس کی وفات پر اس کا جنازہ پڑھایا حضرت عمرؓ کو اس بات کا بڑا غصہ تھا آپ بار بار اصرار کیا کرتے تھے کہ حضور اس کا جنازہ نہ پڑھائیں۔ اور حضرت عمرؓ اس کی زیادتیاں بھی آپؐ کے سامنے پیش کیا کرتے تھے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو برابر ہے اگر تم ستر مرتبہ بھی استغفار کرو تو اللہ ان کو نہیں بخشے گا۔ پھر فرمایا کہ اگر مجھے پتہ ہو کہ ستر سے زائد مرتبہ استغفار سے یہ بخشے جائیں گے تو میں ستر سے زائد بار استغفار کروں۔ پھر بھی آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور جنازہ کے ساتھ قبر تک تشریف لے گئے۔

(بخاری کتاب الجنائز)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کی تو بے انتہا مثالیں ہیں کس کس کو بیان کیا جائے ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ یہ اس تعلیم کا عملی نمونہ تھا جسے لے کر آپ آئے تھے۔ اس تعلیم کو آج پھر ہر احمدی نے اس معاشرے میں جاری کرنا ہے اپنے پہ لاگو کرنا ہے۔ کیونکہ زمانے کے امام کے ساتھ ہم نے عہد کیا ہے کہ اس تعلیم کا عملی نمونہ بن کر دکھائیں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کی طرف جھکتے ہوئے اس طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ درگزر اور عفو کی عادت ڈالیں۔ یہ نہیں ہے کہ چونکہ جماعت میں قضا کا یا امور عامہ کا یا اصلاح وارشاد یا تربیت کا شعبہ قائم ہے اس لئے ضرور ان کو مصروف رکھنا ہے۔ ذرا ذرا سی باتوں کے جھگڑے لے کر ان تک پہنچ جانا ہے۔ میرے خیال میں تو ذرا سی بھی برداشت کا مادہ پیدا ہو جائے تو آدھے سے زیادہ مسائل اور جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں گو دوسروں کی نسبت یہ جھگڑے بہت کم ہوتے ہیں۔ ان میں سے بھی آدھے جھڑ سکتے ہیں۔

(الفضل 27/اپریل 2004ء)

مکرم مبشر احمد زاہد صاحب

پانچواں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جاپان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مئی 2006ء دورہ جاپان کے دوران مجلس انصار اللہ کا قیام فرمایا اور انتخاب کے بعد صدر مجلس انصار اللہ کا تقرر ہوا۔ مجلس انصار اللہ اپنے قیام کے بعد سے لے کر ہر سال لوکل اجتماعات کے بعد اکتوبر کے مہینہ میں نیشنل اجتماع کا انعقاد کرتی ہے۔ امسال مجلس انصاراللہ جاپان کا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ 10 اور 11/اکتوبر 2010ء کو منعقد ہوا۔ اجتماع کے لیے جاپان کے فوجی پہاڑ Mount Fuji کے دامن میں واقع ایک یوتھ سنٹر کا انتخاب کیا گیا۔ یہ جگہ ٹوکیو اور ناگویا کے درمیان واقع ایک خوبصورت تفریحی مقام ہے۔

مؤرخہ 9 اکتوبر کی شام کو ہی ٹوکیو اور ناگویا دونوں مجالس سے انصار کے قافلے مقام اجتماع پر پہنچ چکے تھے۔

مؤرخہ 10/اکتوبر کو صبح 10:15 بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اجتماع کا آغاز ہوا۔ جاپان میں تینوں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اکٹھے منعقد ہوتے ہیں، افتتاحی تقریب میں تینوں تنظیمیں شریک ہوئیں۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد انصار اور خدام کا عہد جس کے بعد دہرایا۔ جس کے بعد حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مربی انچارج نے گزشتہ سال کے اجتماع کا ذکر کرتے ہوئے ذیلی تنظیموں کے جماعت کے ساتھ مثالی تعاون اور کردار کو سراہا۔

افتتاحی تقریب کے بعد مجلس انصار اللہ کے علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ تلاوت، نظم، تقریر، اور دیگر دلچسپ مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ انصار نے بھرپور تیاری کے ساتھ مقابلوں میں حصہ لیا اور الحمد للہ ہر مقابلہ میں بہت معمولی نمبروں کے فرق سے پوزیشنوں کا فیصلہ کیا گیا۔ اسی طرح ورزشی اور تفریحی مقابلہ جات میں میوزیکل چیئر کے علاوہ بیڈمنٹن اور پیدل چلنے کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

اگلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا نماز کے بعد مکرم انیس احمد ندیم صاحب نے صبح کی سیر کی اہمیت سے متعلق درس دیا۔

صبح کی سیر کے بعد خدام اور انصار بیڈمنٹن اور فٹ بال کے مقابلوں سے لطف اندوز ہوئے۔ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ جو ترجمۃ القرآن کے کام کے لیے آجکل جاپان میں مقیم ہیں نے خدام اور انصار کو نصائح کرتے ہوئے ماضی میں ربوہ میں ہونے والے اجتماعات کی یادیں تازہ کیں اور مقابلہ جات کے معیار سے متعلق بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

جماعت احمدیہ جاپان کے سہ ماہی رسالہ ''النور'' میں ''انصار الدین'' کے نام سے مجلس انصاراللہ جاپان کے صفحات بھی شامل ہوتے ہیں اس اجتماع کے ساتھ ہی مجلس انصار اللہ کو یہ توفیق بھی مل رہی ہے کہ ''انصارالدین'' کے نام سے مجلس کا ایک ماہانہ اخبار جاری کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے اور مستقل جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

آج کے پروگرامز میں ورزشی مقابلوں کے علاوہ قرآن کریم کوئز کا دلچسپ مقابلہ بھی شامل تھا جو اب مجلس انصااللہ کے اجتماع کا لازمی جزو بن چکا ہے۔ یہ اس سلسلہ کا تیسرا پروگرام تھا۔ اس کوئز مقابلہ میں چار چار انصار پر مشتمل ناگویا اور ٹوکیو کی ٹیموں نے اپنی اپنی مجالس کی نمائندگی کی۔ پہلے ٹیم سے اور پھر ٹیم کے چاروں ممبران سے انفرادی سوالات کئے گئے اور نہایت دلچسپ مقابلہ کے بعد معمولی فرق سے مجلس انصار اللہ ٹوکیو نے یہ کوئز مقابلہ جیت لیا۔

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کے بعد اختتامی تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مربی انچارج نے کی۔ اختتامی تقریب میں بھی انصار، خدام اور اطفال مشترکہ طور پر شریک ہوئے۔ مقابلوں میں اول، دوم آنے والے انصار کو انعامات سے نوازا گیا، جبکہ مکرم محمد ظفر اللہ ڈار صاحب کو بہترین ناصر کا انعام دیا گیا۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم نیشنل صدر صاحب نے ان انصار کی بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی جو مجلس اور جماعت کے کاموں میں ہر وقت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ آپ نے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ہر ناصر کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر آواز پر وہ نحن انصار اللہ کہتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کرنے والے ہوں اور خلافت احمدیہ سے محبت اور وفا کے تعلق میں ہمیشہ ترقی کرنے والے ہوں۔ دعا کے ساتھ مجلس انصار اللہ جاپان کے پانچویں سالانہ اجتماع کا اختتام ہوا۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجلس انصاراللہ جاپان کو ہمیشہ ترقی کی راہوں پر تقویٰ کے ساتھ گامزن رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مصلح موعود کے طبی مشیر

محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی یاد میں

مکرم محمد ادریس چودھری صاحب

محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت میاں محمد الدین صاحب واصلباقی نویس ہے جو موضع کہیکا نزد کھاریاں کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے 313 رفقائے کبار میں حضرت میاں صاحب کا اسم گرامی تیسرے نمبر پر مندرج ہے۔ تقسیم ہند کے بعد آپ نے قادیان میں درویشی کی زندگی اختیار کر لی۔ چنانچہ ماہنامہ الفرقان مجریہ اگست 1963ء (درویشاں نمبر) کے صفحہ 87 پر زیر عنوان رفقاء کرام درویشاں یہ مختصر نوٹ لکھا گیا ہے۔

حضرت منشی محمد الدین صاحب واصلباقی نویس ضلع گجرات ولد نور الدین صاحب تاریخ بیعت اکتوبر 1894ء تاریخ زیارت قادیان 5 جون 1895ء وفات یکم نومبر 1951ء۔ مدفون بہشتی مقبرہ قادیان۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں محمد الدین صاحب کو حسب ذیل نیکوکار اور خدمت گزار اولاد سے نوازا۔

☆ حضرت صوفی غلام محمد صاحب (رفیق ابن رفیق حضرت مسیح موعود) تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان، چنیوٹ اور ربوہ میں سائنس ٹیچر کے بعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ناظر مال اور پھر ناظر اعلیٰ ثانی رہے۔

☆ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب امرتسر، لاہور (میوہسپتال، قلعہ گجر سنگھ وغیرہ) اتراہ (نزد خوشاب) اور لالیاں وغیرہ میں محکمہ صحت کے ہسپتالوں کے انچارج رہے۔ بعد میں ربوہ ٹاؤن کمیٹی کے میڈیکل آفیسر مقرر ہوئے۔ سرکاری ملازمت کے دوران اور بعد میں بھی حضرت محمود المصلح الموعود کے طبی مشیر تھے۔

☆ محترم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب (بارایٹ لاء) مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ پھر وکیل القانون تحریک جدید ربوہ۔

☆ محترم چوہدری غلام یٰسین صاحب مربی سلسلہ امریکہ وفلپائن۔

☆ فاطمہ بی بی صاحبہ والدہ بیگم صاحبہ محترم میجر عبدالحمید صاحب مربی انگلستان، امریکہ، جاپان۔

☆ زینب بی بی صاحبہ زوجہ حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل مربی اٹلی وافریقہ (والدین راقم)

☆ آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ محترم صوبیدار مظفر احمد صاحب برما۔

حضرت مسیح موعود کی وفات کے وقت محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی عمر اغلباً تین یا چار سال ہوگی۔ اوائل عمر میں ہی آپ نے اپنے والد گرامی کے ہمراہ حضرت مسیح موعود کی اقتداء میں نماز ادا کرنے بیت مبارک یا بیت اقصیٰ قادیان میں جایا کرتے تھے اس طرح سے حضرت مسیح موعود کی شبیہہ مبارک کی پہچان اخذ کر چکے تھے۔

1947ء سے قبل ایک مرتبہ حضرت محمود المصلح الموعود قادیان سے لاہور کے لئے عازم ہوئے۔ امرتسر پہنچ کر اپنی کار محترم ڈاکٹر صاحب کے مکان پر چھوڑ گئے اور باقی سفر ریل گاڑی سے طے کیا۔ لاہور سے قادیان واپسی بھی ریل گاڑی سے ہوئی۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے حضور انور کو لاہور اطلاع بھجوادی کہ فلاں گاڑی سے جائیں گے وہ گاڑی عین لنچ کے وقت امرتسر سے گزرتی تھی اس لئے محترم ڈاکٹر صاحب نے لنچ فراہم کرنا اپنے ذمہ لے لیا اور حضور انور نے از راہ شفقت منظور فرمالیا۔ وقت آنے پر محترم ڈاکٹر صاحب لنچ لے کر ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ حضور انور نے کھانا تناول فرمایا۔ جب پانی مانگا تو محترم ڈاکٹر صاحب کو خیال آیا کہ پانی لانا تو بھول ہی گیا ہوں۔ اتنے میں گارڈ نے سبز جھنڈی لہرادی تھی۔ انجن نے چلنے کی وسل بھی بجادی تھی۔ محترم ڈاکٹر صاحب تھوڑی دور نلکے سے پانی لینے گئے۔ واپس آئے۔ حضور انور نے تسلی سے پانی پیا اور گاڑی اس وقت تک نہ چلی جب تک حضور انور نے فارغ ہوکر محترم ڈاکٹر صاحب کو الوداع نہ کہہ لیا۔ بعد میں محترم ڈاکٹر صاحب اکثر سوچا کرتے تھے کہ حضور انور بغیر پانی پئے روانہ ہو جاتے تو کس قدر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا۔ اس پر وہ بار بار خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔

تقسیم ہند سے قبل جب محترم ڈاکٹر صاحب لاہور میں تعینات تھے تو حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود سفر لاہور میں احمدیہ ہوسٹل میں قیام فرما ہوا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہاں پر رہ کر مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے قادیان میں ہی رہ رہا ہوں۔ محترم ڈاکٹر صاحب احمدیہ ہوسٹل کے وارڈن رہے اور آقا کی خدمت کا خوب موقع پایا۔ حضرت ام طاہر کی آخری علالت میں بھی محترم ڈاکٹر صاحب کو ان کی خدمت کا وافر موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع محترم ڈاکٹر صاحب کی قدر کرتے تھے۔ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع امریکہ میں تشریف لے گئے۔ تو وہاں پر محترم ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ نور بیگم صاحبہ ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے بڑی بے تکلفی کے ساتھ اس جملہ سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ تو ہماری سپرنٹنڈنٹ ہیں۔

14/ اگست 1947ء کے بعد کی مشکلات زلزلہ فگن تھیں ہندوستان سے مہاجرین کے قافلے لاہور جوق در جوق آرہے تھے۔ تب محترم ڈاکٹر صاحب میوہسپتال میں تعینات تھے۔ ایک دن جب کام پر حاضر ہونے کے لئے گئے اور جونہی ہسپتال کے برآمدہ میں داخل ہوئے تو مریض زمین پر قطار وار بیٹھے ہوئے تھے۔ ہر طرف تانتا بندھا ہوا تھا۔ ایک کونہ پہ مڑے تو پیچھے سے سنائی دیا۔ ابا۔ مڑ کر دیکھا تو ایک پانچ یا چھ برس کی لڑکی آپ کی ٹانگوں سے لپٹ گئی اور بار بار ابا۔ ابا دہرا رہی تھی۔ آپ بھانپ گئے باپ کی تلاش میں گمشدہ ہے ادھر ادھر لوگوں سے پوچھا لیکن کوئی والی وارث نہ نکلا۔ وہاں جو ہسپتال کا عملہ تھا ان کو سمجھا دیا کہ میں اسے گھر لے جا رہا ہوں کوئی تلاش میں آئے تو میرے ہاں بھجوادینا۔ پھر گھر والوں کو بھی ہدایت کر دی کہ جس طرح میری باقی اولاد ہے اسی طرح اس سے بھی سلوک کیا جائے جب چار یا پانچ دن تک کوئی نہ آیا تو آپ نے اسے adopt کرنے کے ارادہ کا اظہار شروع کر دیا۔ کوئی دس بارہ دن کے بعد بچی کے باپ نے دستک دی اور بچی کے ساتھ خوشی بخوشی لوٹ گیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب بڑے رقیق القلب تھے ضرورت مند کو دیکھ کر سب کچھ بھول جاتے تھے اور یہی خیال کرتے تھے کہ اس کی ضرور مدد کرنی ہے پورے ہسپتال میں ان کی پہچان پگڑی والا ڈاکٹر تھی۔ پہلے میوہسپتال کے احاطہ میں ایک بڑی دو منزلہ کوٹھی میں رہتے تھے۔ پھر نیلا گنبد میں ایک مکان مل گیا۔

1950ء میں ہمارے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل مربی سیرالیون سے مختصر سی رخصت پر واپس ربوہ آئے تا کہ اپنی تین دختران کی شادیاں کرکے واپس جاکر فری ٹاؤن مشن کا خیال رکھ سکیں۔ ایک دن والد صاحب لاہور جاکر سارا دن جہیز کی تلاش وخرید میں مصروف رہے شام ڈھلتے ڈاکٹر صاحب کے ہاں فروکش ہونے کے لئے آگئے۔ جہیز کا سامان برآمدہ میں رکھ کر اندر ستانے کے لئے بیٹھ گئے تو آنکھ لگ گئی جب اٹھے تو سب سامان غائب تھا۔ جس سے آپ کو بہت قلق ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو قسمت میں رکھا تھا اسی پر راضی، صابر اور شاکر رہے اور نعم البدل کی دعاؤں میں مشغول ہوگئے۔

1950ء کی بات ہے۔ مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی پروفیسر ٹی آئی کالج کی ایک بیوی ربوہ میں رہتی تھی اور دوسری لالیاں میں۔ اس لئے مولانا صاحب اکثر ربوہ اور لالیاں کا سفر کرتے رہتے تھے۔ انہیں سفروں میں ان کی ملاقات راجہ غلام حسین صاحب انسپکٹر سنٹرل ایکسائز متعین لالیاں سے ہوگئی اور مولانا کی کوششوں سے راجہ صاحب آغوش احمدیت میں آ گئے۔ بعد میں راجہ صاحب کی شادی میری بہن صادقہ قدسیہ سے ہوگئی۔ اتنے میں مولانا صاحب کی بیوی لالیاں سے ربوہ منتقل ہوگئی جس سے لالیاں میں اس وقت صرف دو فیملیاں رہ گئیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب اور راجہ صاحب، دونوں مل کر محترم ڈاکٹر صاحب کے ہاں نماز کا اہتمام کرتے تھے۔ مقامی تھانیدار اور تحصیلدار سے مل کر چاروں نے بیڈمنٹن کلب بنایا ہوا تھا اور نماز عصر کے بعد تفریح کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خلیفہ ہونے سے قبل 1958ء کی بات ہے کہ اکثر جب محترم ڈاکٹر صاحب انہیں کھانے پر مدعو کرتے تو حضور انور ان کی خواہش کا احترام کرتے تھے اس دفعہ جب وہ دونوں محترم ڈاکٹر صاحب کے مکان واقع دارالصدر غربی میں داخل ہوئے تو خاکسار نے استقبال کیا۔ میں نے کھانا چنا۔ پانی پلایا۔ دونوں کھانے اور گفتگو میں مشغول رہے۔ جب میں نے دیکھا کہ کھانا قریب الاختتام ہے تو میں صابن، پانی کا لوٹا اور تولیہ لے کر دروازہ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ تا کہ ہاتھ دھلوا سکوں۔ ابھی حضور انور اٹھنے ہی والے تھے کہ محترم ڈاکٹر صاحب نے اٹھ کر دونوں اشیاء اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے بذات خود حضور انور کے ہاتھ دھلوائے جب حضور تشریف لے گئے تو میں نے ماموں سے گلہ کیا کہ اگر میں حضرت مسیح موعود کی اولاد مطہر کے ہاتھ دھلوا لیتا تو شاید میری عاقبت سدھر جاتی۔ اس پر محترم ڈاکٹر صاحب یوں گویا ہوئے۔ تمہیں تو خود بھی پتہ نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ ان کا رتبہ جماعت میں کس قدر بلند کرنے والا ہے۔ جس سے لوگ حیران رہ جائیں گے۔ یہ سن کر میں کسی اور خدمت کی تلاش کا سوچنے لگا۔ بعد کے واقعات نے محترم ڈاکٹر صاحب کی بات کی تصدیق کر دی۔ جب 1977ء میں محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات ربوہ میں ہوئی تو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب وہ شخصیت تھے جو سب سے پہلے آپ کے مکان پر فیملی سے تعزیت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ سابق صدر پاکستان چودھری فضل الٰہی صاحب کا تعلق بھی ضلع گجرات سے تھا وہ محترم ڈاکٹر صاحب کے بچپن کے دوست تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات کی اطلاع ان کے دامادنے چودھری صاحب موصوف کو بھجوائی تو انہوں نے ایوان صدر سے ورثاء کے ساتھ تعزیتی پیغام میں لکھا کہ ہم سب ایک بزرگ کی دعاؤں سے محروم ہوگئے۔ مکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب کی

شادی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی بارات میں شامل ہوئے۔ جب خالد منزل دارالرحمت وسطی سے محترم ڈاکٹر صاحب کے مکان دارالصدر غربی تک آدھا راستہ طے کرلیا تو دولہا کو مخاطب ہوکر فرمایا۔ میں آدھا راستہ آپ کے خاندان کی طرف سے چل کر آیا ہوں۔ یہاں سے آگے جو قدم ڈاکٹر صاحب کے گھر تک اٹھاؤں گا وہ ان کی طرف سے ہوں گے آخر ڈاکٹر صاحب کا بھی مجھ پر حق ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب کسی سفر پر جاتے تھے تو محترم ڈاکٹر صاحب بھی کئی دفعہ ہمرکاب ہوتے تھے۔ حضور جب حضرت سید احمد بریلوی شہید کے مقبرہ کی زیارت کے لئے بالاکوٹ تشریف لے گئے تو اس سفر کی تصاویر میں محترم ڈاکٹر صاحب جا بجا نظر آتے ہیں۔ گرمیوں میں حضور جابہ (ضلع خوشاب) میں ایک مقام ''نخلہ'' تشریف لے جاتے تھے۔ پکی سڑک سے بل کھاتی ہوئی کچی سڑک حضور کی رہائش گاہ کو جاتی ہے۔ جس کے ساتھ ایک بیت الذکر اور سٹاف کے لئے چند کمرے تعمیر کئے گئے تھے۔ یہ عمارتیں مٹی کے اونچے اونچے ٹیلوں کے پہلو میں تھیں۔ ٹیلوں کے سامنے کھلی خوبصورت وادی تھی۔ جس میں ربوہ کے پہاڑوں کے سامنے وادی جو ابتدائی دنوں میں بہت نمایاں تھی کا عکس نظر آتا تھا۔ نخلہ کی زمین میں کلر نہیں تھا۔ جن دنوں میں، حضور انور نخلہ میں مقیم تھے انہی دنوں کی بات ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب شارع صدر پر جامعہ نصرت کے قریب تیزی سے قدم بھرتے ہوئے جا رہے تھے۔ سامنے سے میاں عبدالرحیم صاحب (داماد حضور انور) خراماں خراماں آ رہے تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو دیکھنے پر میاں صاحب نے سوال کیا کیا آپ کسی کی شادی پر اتنی تیزی میں جا رہے ہیں تو جواب ملا۔ جی نہیں! مجھے حضور نے یاد فرمایا ہے نخلہ جا رہا ہوں۔ سچ ہے جب آقا یاد کرے تو غلام کی حالت بے تاب اسی طرح کی ہوا کرتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب مری تشریف لے جاتے تھے تو محترم ڈاکٹر صاحب بھی ساتھ موجود ہوتے تھے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل سطور لائق ملاحظہ ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ایک دیرینہ معاند اور ایک بہت بڑے اخبار نویس بیمار ہوکر مری میں صاحب فراش تھے وہ فالج کی بیماری میں مبتلا تھے۔ (مراد ظفر علی ظفر۔ ناقل) اور نہایت کسمپرسی کے عالم میں اپنی زندگی کے آخری دن گزار رہے تھے۔ حضرت المصلح الموعود کو علم ہوا۔ تو آپ برداشت نہ کر سکے اور ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کو بغرض علاج بھجوایا ادویہ کے لئے اپنی جیب خاص سے رقم مرحمت فرمائی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 27/ اپریل 2009ء)

ہر سال جب جلسہ سالانہ آتا تھا تو محترم ڈاکٹر صاحب صد ہا روپے خرچ کر کے کتابوں سے گھر میں اپنی لائبریری کو زینت دیتے تھے۔ آخری ایام میں گھر والوں کو نصیحت کی کہ میرے بعد میری کتابیں ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل (زیورخ) کو دے دینا۔ آپ کو مطالعہ کا گہرا شوق تھا۔ سلسلہ احمدیہ کے جرائد و رسائل میں آپ کے مضامین چھپتے رہتے تھے۔ دنیا کی عمر کی تعین کرنا آپ کا مرغوب مضمون تھا۔ جن دنوں مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت ماہنامہ خالد کے مدیر تھے۔ تو محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنا مضمون اشاعت کے لئے بھجوایا۔ مولانا صاحب نے مضمون بہت پسند کیا اور ماہنامہ خالد کے سرورق پر محترم ڈاکٹر صاحب کی تصویر چھاپ کر نیچے عنوان جمایا۔ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب جن کا مضمون دنیا کی عمر اندر ملاحظہ فرمائیں۔ نومبر دسمبر 1954ء میں مولانا ابو العطاء صاحب مدیر ماہنامہ الفرقان نے سالانہ نمبر شائع کیا جس میں محترم ڈاکٹر صاحب کا مبسوط مقالہ شامل ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی دو صفات کے تذکرہ کے بعد بغیر یہ مضمون تشنہ رہے گا۔ یعنی مہمان نوازی اور ہمدردی خلائق۔ یہ صفات آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ مجھے یاد ہے میں نے انہیں امرتسر میں ایک دن یہ کہتے ہوئے سنا کہ پچھلی رات میرے صحن میں 22 مہمانوں کی چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ اس پر وہ خداتعالیٰ کے شکر گزار تھے۔ جلسہ سالانہ آتا تھا تو ہر سال ربوہ میں آپ کا گھر مہمانوں سے کھچا کھچ بھرا ہوتا تھا۔ آپ اس سے بہت لطف اندوز ہوتے تھے۔ میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت راولپنڈی ہر سال محترم ڈاکٹر صاحب کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ اگرچہ ان کے دوست احباب انہیں اپنے ہاں لے جانے کی کوشش کرتے بلکہ وہ ادب سے انکار کر دیتے تھے۔

1964ء میں راقم الحروف ربوہ سے ہمبرگ کے لئے بائی روڈ روانہ ہوا۔ سفر لمبا اور تھکا دینے والا تھا۔ اکثر مقامات پر مختلف قسم کی سواری پر سفر کیا۔ بالآخر ایک دن زیورخ پہنچ گیا۔ جہاں پر انچارج محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ تھے۔ قبل ازیں محترم باجوہ صاحب مختلف حیثیتوں میں خدمات سلسلہ بجا لا چکے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے خراج تحسین پا چکے تھے۔ حضور انور نے ایک موقع پر خوش ہوکر فرمایا۔ وہ کام کیا ہے جو سفیر بھی نہیں کر سکتے۔ حضور انور کے 1955ء کے سفر یورپ میں آپ پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ آپ میرے لئے بیت زیورخ میں چشم براہ تھے۔ علیک سلیک بعد پہلا سوال بھی یہ کیا کہ بھئی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کا کیا حال تھا۔ میں نے بات کو مختصر کرتے ہوئے کہا۔ بس ٹھیک ٹھاک ہے۔ تو آپ کہنے لگے۔ بھئی اوسبندے نے لوکاں دی خدمت کرنی چھڈی اے۔ اس وقت تو ان کے اس ریمارک کا مجھے پوری طرح سمجھ نہ آئی۔ حتیٰ کہ کئی سال بعد اخبار بدر قادیان میں محترم باجوہ کا مضمون پڑھا جس میں لکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خلیفہ منتخب ہونے سے قبل جب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ تھے تو محترم باجوہ صاحب کو فرمایا۔ ٹی۔ آئی کالج والے جو لوگ رہتے ہیں ان میں سے مریضوں کے لئے فضل عمر ہسپتال بہت دور پڑتا ہے۔ اس لئے وہاں پر ایک ڈسپنسری کھول دی جائے۔ محترم باجوہ صاحب مزید لکھتے ہیں کہ مجھے آرڈر تو دے دئے مگر یہ نہ بتلایا کہ کیسے تب باجوہ صاحب نے ایک مکان کرایہ پر لے لیا ان کے پاس ایک بائیسکل تھی جو محترم ڈاکٹر صاحب کو دیتے ہوئے وہاں استدعا کی آپ یہ ڈسپنسری چلائیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب بخوشی تیار ہو گئے اور وہاں کے مریضوں کے لئے سہولت پیدا ہو گئی۔ مریضوں کو محترم ڈاکٹر صاحب کئی دفعہ اپنی جیب سے دوائیاں خرید کر دیتے اور بسا اوقات گھر سے کھانا کھلا کر روانہ کرتے تھے۔

لالیاں اور بعض دیگر شہروں جہاں بیت نہ تھی۔ تو گھر میں باجماعت نماز کی امامت فرماتے تھے۔ کافی ساری سورتیں زبانی یاد تھیں۔ فجر کی نماز میں خصوصاً سورہ الشّمس کی تلاوت فرماتے تھے۔ آپ ہی سے سن سن کر میرے جیسوں کو بھی کئی سورتیں زبانیں یاد ہو گئیں۔ آپ نے دو بیٹوں اور پانچ بیٹیوں کی اعلیٰ تربیت فرمائی۔ آجکل آپ کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی سان ہوزے کیلیفورنیا) میں رہائش پذیر ہیں۔ محترم ڈاکٹر غلام مقتدا صاحب آپ کے پوتے باسٹن میں ماہر امراض قلب ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی باتیں پند و نصائح پر منتج ہوا کرتی تھیں تو یہی کہتے تھے کہ یہ دنیا عارضی اور بے ثبات ہے۔ آخرت کو نہیں بھولنا چاہئے۔ پھر اس پنجابی مقولہ سے بات ختم کرتے تھے۔

ایہہ جہاں مٹھا تے اَوہ جہاں کنیں ڈٹھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مخلص انسان اور دیرینہ خادم کو اپنے جوار رحمت میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

آئس لینڈ میں جلسہ پیشوایان مذاہب

مکرم عبدالشکور اسلم خان صاحب

جماعت احمدیہ آئس لینڈ کا پہلا جلسہ پیشوایان مذاہب مورخہ 15 نومبر 2010ء کو ریکیاوک۔ Reykjavik۔ کے معروف کلچرل سنٹر Nordic house میں منعقد کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔

اس جلسہ کے سلسلہ میں اخبار میں بھی ایک مضمون شائع ہوا نیز بک سٹال پر آنے والے احباب میں بھی دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔

اس جلسہ کیلئے جرمنی سے مکرم امیر صاحب عبداللہ واگس ہاؤزر اور جماعت جرمنی کے نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ جبکہ ایم ٹی اے کی طرف سے اس جلسہ کی کاروائی کو ریکارڈ کرنے کے لئے مکرم سلطان احمد صاحب بھی جرمنی سے تشریف لائے تھے۔

جلسہ کی کارروائی پانچ بجے شروع ہوئی۔ اس کا آغاز تلاوت قرآن اور ترجمہ سے کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس جلسہ کی غرض و غایت نیز اس کی مختصر تاریخ پیش کی۔ اس جلسہ کی موڈریشن یہاں کے زیر دعوت یونیورسٹی میں مذہب کی Ph.D کی تعلیم لینے والے آئس لینڈ کے باشندے مکرم بیارنی Bjarni نے کی۔

جلسہ کی پہلی تقریر بدھ مذہب کی آئس لینڈ میں لیڈر محترمہ Eyglo Jonnsdottir نے کی۔ دوسری تقریر عیسائی مذہب کے ماننے والے یونیورسٹی کے پروفیسر مکرم ڈاکٹر پیٹر پیٹرسن Petur Petturson نے کی۔ انہوں نے اس جلسہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور یوکے جلسہ سالانہ 2010ء میں اپنی شرکت کا بتایا۔

تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب جو بطور نمائندہ حضور اقدس اس جلسہ میں شرکت کر رہے تھے کی تھی۔ ان کی تقریر فخر دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے کارہائے نمایاں پر تھی۔

تقاریر کے بعد سوال و جواب کو موقع دیا گیا اور یہ سلسلہ تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔

جلسہ کے بعد مہمانوں کی کافی اور دوسرے لوازمات سے تواضع کی گئی اور پاکستانی برفی پیش کی گئی جس کو مہمانوں نے بہت پسند کیا۔ یہاں پر مہمانوں سے مزید رابطہ پیدا کرنے کا موقعہ ملا اور تعارف بھی حاصل ہوا۔ یہ تقریب جس میں 35 افراد شامل ہوئے تقریباً آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس جلسہ پر کتب کا سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ جس سے جلسہ پر آنے والے متعدد افراد نے استفادہ کیا۔ کئی کتب فروخت بھی کی گئیں اور کئی مہمانوں نے کتب کے متعلق سوالات بھی کئے اور اس طرح مزید رابطہ پیدا ہوا۔

اس سے اگلی شام پانچ بجے ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب کی یونیورسٹی میں تقریر تھی جس کا موضوع امن اور اس کا حقیقی تصور تھا۔

اس لیکچر کا اہتمام کرنے والے نیز سننے والے نہ صرف اس سے متاثر ہوئے بلکہ انہوں نے اس کی افادیت کا برملا اظہار کیا۔

جماعت احمدیہ البانیہ کا تیسرا جلسہ سالانہ

مکرم شاہد احمد بٹ صاحب

جماعت احمدیہ البانیہ کو مورخہ 10 / اکتوبر 2010ء کو جماعتی روایات کے مطابق اپنا تیسرا جلسہ سالانہ 'دارالفلاح' مشن ہاؤس ترانہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کے جملہ انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کیلئے تمام امور کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا جب کہ جلسہ کی تیاری کا جائزہ لینے کیلئے منتظمین کے ساتھ وقتاً فوقتاً میٹنگ کی جاتی رہی۔ جلسہ کی تشہیر کیلئے ایک دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کر کے افرادِ جماعت کے ذریعہ زیرِ رابطہ افراد تک پہنچایا گیا۔ شعبہ رجسٹریشن کے تحت تمام شارکین جلسہ کو کارڈ تقسیم کیا گیا۔ اِمسال تاریخ احمدیت اور نظامِ خلافت کے متعلق تصاویر پر مشتمل ایک خوبصورت نمائش کے انعقاد کے علاوہ امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کے متعلق قرآن و حدیث سے ثابت پیشگوئیوں کو دیدہ زیب پوسٹرز کی صورت میں پیش کیا گیا جو خاص طور پر حاضرین جلسہ کی توجہ کا مرکز رہی۔ علاوہ ازیں البانین زبان میں شائع شدہ جملہ کتب اور جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم پر مشتمل ایک بُک سٹال کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اِمسال جلسہ میں ہمسایہ ممالک کوسووو اور مقدونیا سے تشریف لائے ہوئے وفود نے شرکت کی۔ نیز ایم ٹی اے جرمنی کے نمائندہ نے جلسہ کی تمام کارِروائی کو ریکارڈ کیا۔

پہلا اجلاس

جلسہ کا آغاز مورخہ 10 / اکتوبر 2010ء کو نمازِ تہجد سے ہوا۔ ٹھیک دَس بجے جلسہ کی کارِروائی کا باقاعدہ آغاز محترم امیر صاحب جرمنی کی زیرِ صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پیش کیا۔

حضور انور کا پیغام

پیارے احباب جماعت احمدیہ البانیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ البانیہ اپنا تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اِس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرمائے۔ اِس جلسہ میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور اس کی برکات سے پوری طرح مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

البانیہ کی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے احمدیوں پر مشتمل ہے۔ اللہ آپ سب کو ثباتِ قدم دے اور اخلاص اور تقویٰ میں ترقی دے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دنیا کو چھوڑ کر اس زمانہ کے امام کی آواز پر لبیک کہا ہے اور اس کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ کے لئے میرا پیغام ہے کہ اپنے ایمانوں میں ترقی کریں۔ عبادت اور ذکرِ الٰہی پر زور دیں۔ مومن کی قرآن کریم نے یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ ایمان پر مضبوطی سے قائم ہونے کے بعد اس کی ترقی کے لئے نمازوں پر قائم ہوجاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کیلئے ہردم تیار رہتے ہیں۔ ایمان ایک بیج ہے۔ اس کی آبیاری کیلئے نماز روحانی پانی کے طور پر ہے۔ یہ دین کی معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے سچّا تعلق پیدا کرنے کیلئے اہم ذریعہ ہے۔ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق اور حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہیں تو نمازوں پر کاربند ہوجائیں اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن ہوجائیں۔"

(ملفوظات جلد 1 ص 170)

دوسری اہم چیز جو ہر احمدی کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ دین کا علم سیکھے۔ (۔) کے بنیادی عقائد کا ہر احمدی کو علم ہونا چاہئے اور اس کے لئے سب سے بہترین اور اعلیٰ ذریعہ قرآن کریم ہے۔ اصل علم قرآنِ کریم سے ہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ علوم کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو قرآن کریم ناظرہ سیکھنا چاہئے اور روزانہ اس کی تلاوت کرنی چاہئے۔ پھر اس کا ترجمہ سیکھے اور اس کے معانی پر غور کرے۔ اس سے اس کو قرآن کریم کی تعلیمات کا علم ہوگا۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب ہیں۔ ان کا مطالعہ ضروری ہے کیونکہ اصل علمِ قرآن حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ سے ہی حاصل ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی صحیح تفسیر اور تعلیمات کا علم اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو ہی عطا کیا گیا ہے۔ پھر ایک اہم امر ہے (۔) جس نُور سے آپ منور ہوئے ہیں اُس سے ہمسایوں، ساتھیوں اور عزیزوں کو بھی منوّر کرنے کیلئے سعی اور کوشش کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ قرآنِ کریم کا علم سیکھیں کیونکہ جب آپ قرآنی تعلیم سے آراستہ ہوں گے تو تبھی آپ دُنیا کو بھی اس کی تعلیمات سے آگاہ کر سکیں گے۔ تبھی آپ دنیا کا مقابلہ کر سکیں گے۔ اس وقت اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف بہت گند پھیلایا جا رہا ہے۔ آپ نے اس کا مقابلہ کرنا ہے اور ...... کی خوبیوں کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو ایمان اور اخلاص میں بڑھائے۔ اللہ جماعت احمدیہ البانیہ کو ترقیات عطا کرے۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کے معاً بعد مکرم بُیار رامائے صاحب نے "گناہ سے نجات کیوں کر حاصل ہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق کس طرح قائم ہو" کے عنوان پر ایک تقریر کی بعد ازاں مہمان مقرر مکرم محمد زکریا خان صاحب آف سویڈن نے "سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت امن کا پیامبر" کے عنوان پر تقریر کی۔ اِن تقاریر کے بعد ایک مختصر سا وقفہ ہوا جس میں مہمانانِ کرام کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

بعد ازاں مکرم صمد احمد صاحب غوری مربی سلسلہ البانیہ نے **"حضرت مسیح موعود کی آمد کے نشانات - قرآن وحدیث کی روشنی میں"** کے موضوع پر تقریر کی۔ اِس تقریر کے بعد خاکسار نے **"سیرت سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود عشق رسولؐ کی روشنی میں"** کے موضوع پر تقریر کی۔ اِس تقریر کے ساتھ ہی پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا اور مہمانانِ کرام کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جس کا انتظام اِمسال پہلی مرتبہ مارکیوں میں کیا گیا تھا۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا دوسرا اجلاس تلاوتِ قرآنِ کریم سے شروع ہوا۔ بعد ازاں محترم عیسیٰ رُستمی صاحب صدر جماعت احمدیہ کوسووو نے **"اِسلام اور امنِ عالم"** کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے قرآنی آیات کی روشنی میں امن عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم اَرٹان شلاکو Artan Shllaku صاحب نے **"جماعت احمدیہ۔ مالی قربانیوں اور خدمتِ اِنسانیت کے میدان میں"** کے عنوان پر تقریر کی۔ ان تقاریر کے بعد سوال و جواب کی ایک دلچسپ مجلس منعقد ہوئی جس میں حاضرین جلسہ کو سوالات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ حاضرین کی طرف سے مختلف موضوعات پر سوالات کیے گئے جن کے مدلل جوابات مکرم محمد زکریا خان صاحب نے بیان فرمائے۔

آخر میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ انتہائی بابرکت جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اِمسال جلسہ سالانہ البانیہ کی کل حاضری 105 افراد پر مشتمل تھی جس میں 4 غیر ممالک سے 34 افراد نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ تمام شاملین جلسہ کو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی دُعاؤں کا وارث بنائے اور اس کے جملہ فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کا حقیقی پیغام زیادہ سے زیادہ سعید روحوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سورۃ فاتحہ نہایت شاندار سورۃ ہے

دو عیسائی پادریوں کی رائے

عیسائی پادری سلطان پال صاحب اپنی تفسیر "سلطان التفاسیر" میں سورۃ فاتحہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"سورۃ فاتحہ اپنے حقیقی مفہوم کے اعتبار سے نہایت شاندار سورۃ ہے۔ اس کے ہر جملہ سے خدا کی خدائی، اس کی عظمت اور برتری، اس کے رحم اور فضل کی عالم گستری، اس کے بندوں کی طرف سے عجز و نیاز مندی، اطاعت و فرمانبرداری اور حقیقی دعا و التجا ظاہر ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ویری صاحب نے اپنی انگریزی تفسیر القرآن میں کیا ہی خوب لکھا ہے کہ:۔

"سورۃ فاتحہ کی اس کے حقیقی مقصد کے لحاظ سے کوئی مسیحی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ اول سے آخر تک ایک مخلصانہ دعا ہے۔ جس کو مسیحانہ طور پر ادا کیا گیا ہے۔ ہر ایک شخص اس کے جواب میں آمین کہہ سکتا ہے۔"

میں کہتا ہوں کہ صرف آمین نہیں بلکہ اس کو ورد کرسکتا ہے اور پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ بائیبل مقدس کے وہ جواہر ریزے ہیں جن کو ایک نئے طرز اور نئے اسلوب کے ساتھ ایک ہی سلک میں پرو دیا گیا ہے۔"

(سلطان التفاسیر ص 28)

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر

ا۔ب۔ایاز

خاکسارہ بچپن سے آپ کے نام سے متعارف تھی جماعت کے عالموں میں اس بزرگ ہستی کا نام اور کام کا ذکر ہوتا تھا مگر دور دیس میں رہنے کی وجہ سے ان سے ذاتی طور پر کبھی رابطہ نہ ہوا تھا۔ گزشتہ 6 سال میں تقریباً ہر سال ہی قادیان دارالامان اور پھر ربوہ جانا ہوتا رہا اور حضرت مولانا صاحب سے ملوانے اور دعاؤں کی درخواست کے لئے میرے میاں ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب ضرور مجھے اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔ چونکہ آپ مولانا ابا جان حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے شاگردان سعید میں سے تھے اور ابا جان کا ذکر خیر اس محبت اور اخلاص سے کرتے کہ میں تو آبدیدہ ہو کر ہی آتی تھی۔ مولانا صاحب کی مصروفیت اور گھر میں نہ ملنے کی وجہ سے ہم آپ سے خلافت لائبریری ہی چلے جاتے تھے۔ چونکہ اکثر سردیاں ہی ہوتی تھیں۔ مولانا صاحب اپنے مخصوص درویشانہ لباس میں ملبوس، نہایت محبت اور تپاک سے اٹھ کھڑے ہوتے اور پیاری باتیں کرتے کہ گویا وہ ہمارے ہی منتظر تھے حالانکہ ہم کبھی ان کو اطلاع دے کر نہ جاتے تھے۔ افتخار صاحب کو مصافحہ معانقہ کے بعد اپنی کرسی پر بٹھا کر کبھی چائے اور کبھی سوڈا منگواتے موسم کے مطابق اور اصرار کرتے کہ گھر پر ضرور آئیں۔ تھوڑی سی دیر میں بے شمار واقعات اور دلچسپ گفتگو فرماتے، ادبی لطائف اور مزاح کا خاص ملکہ تھا ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے دماغی حافظہ خاص اللہ کا انعام تھا جو آپ کو خدا نے دیا تھا۔ عالم باعمل تھے قلم کے ہمراہ رہتے اور ہر لکھنے والے کو سراہتے اور حوصلہ بڑھاتے اور کئی مفید مشورے بھی دیتے حوالہ جات کے لئے جو کام ان کے سپرد تھا اس کو تادم آخر ایسا نبھایا کہ عہد وفا کر گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ علیّین میں جگہ دے اور ہمیں آپ کے اعلیٰ نمونہ کو اپنانے کی توفیق دے۔ آمین

چند یادیں جو آپ کے حسن اخلاق کی ترجمانی اور قدر دانی کی ہیں میں لکھ کر قارئین سے بھی آپ کے بلندی درجات کی دعا ضرور کریں گے۔

ایک مرتبہ میں پاکستان جاتے ہوئے علاوہ ازیں اور تحائف کے آپ کے لئے ایک سویٹر اپنے ہاتھوں سے بُن کر لے گئی اور تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ اپنے دفتر میں تشریف فرما تھے پوچھنے لگے یہ کیا چیز ہے؟ میرے بتانے پر کہ مولانا یہ سویٹر آپ کے لئے میں نے خود اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تا کہ آپ سردیوں میں اسے پہنیں اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اس پر جھٹ اٹھ کھڑے ہوئے پیکٹ کھولا اور سویٹر پہن کر اپنی پگڑی بھی پہن کر افتخار صاحب سے کہنے لگے کہ میری تصویر لیں انہوں نے تصویر لی جواب ہمارے پاس ان کی یاد ہے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ یہ تو میرے کام کا تحفہ ہے دیکھیں مجھے بالکل پورا بھی آیا ہے اور پسند بھی بہت ہے اور اس کو ضرور پہنا کروں گا۔ فجزاکم اللہ اسی دن یہ بھی ذکر فرمایا کہ آپ میرے استاد المکرّم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی بیٹی ہیں مجھے آپ کو تحفہ دینا چاہئے تھا الٹا آپ تحفہ لے کر آئی ہیں بہرحال تحفہ کی اس قدر قدر دانی کی کہ میں اپنے دل میں یہ محسوس کرتی رہی کہ آجکل کے زمانے میں ایسے قدر دان بہت کم ہیں یہ بھی خاص خوبی تھی۔

پھر ایک سال جب میری پہلی کتاب ''نشیمن چھپ کر تیار ہوئی تو میں آپ کے لئے قادیان سے ایک کتاب لے کر گئی اور تحفۃً پیش کی اسی دوران میں آپ نے اس پر سرسری نظر ڈالی اور اپنے پاس رکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا، نام بھی بہت پسند کیا اور استفسار فرمایا کہ یہ نام کس نے رکھا ہے؟ کہنے لگے مجھے بہت اچھا لگا ہے الوداعی ملاقات چند روز کے بعد کرنے گئے تو مجھے کہنے لگے کہ آپ کا نام بھی تاریخ احمدیت میں آ گیا ہے میں قدرے حیران ہو کر پوچھنے لگی کہ مولانا صاحب وہ کیسے؟ میں نے تو کوئی بھی ایسی خدمت نہیں کی اس پر آپ نے جھٹ سے مجھے نشیمن میں سے چند اوراق جن پر نشان دہی کر کے رکھی ہوئی تھی دکھائے کہ یہ طوالو کے بارہ میں جو معلومات جماعت کے کاموں کی ہیں میں نے تاریخ میں درج کر لی ہیں۔ میرے سب بہن بھائیوں سے ہی بڑی شفقت اور محبت کا سلوک کرتے تھے۔

ایک سال ہم اپنی امی جان کو کوشش کر کے ربوہ لے گئے اور امریکہ، لندن اور کراچی سے آ کر طاہر بھائی جان بھی شامل ہو گئے اور امی جان سے مل کر بہت خوش ہوئے اسی دوران مولانا صاحب کو علم ہوا چونکہ طاہر بھائی ان کے کلاس فیلو بھی تھے دو اور بھائی اور بھابیوں کو ملا کر 10 افراد ہم سب تھے۔ آپ نے ہم سب کو اپنے گھر امی جان کے اعزاز میں عصرانہ پر مدعو کیا۔ ان کی بہو سارہ اور ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب نے اپنے والد صاحب کے احترام میں بہت انتظام اور اہتمام کیا انواع واقسام کی کھانے کی چیزیں گھر میں بنوائیں اور بار بار اس خوشی کا اظہار فرماتے رہے کہ آج میں بہت خوش ہوں کہ حضرت مولانا ابوالعطاء میرے استاذی المکرّم کی اہلیہ محترمہ اپنے بچوں کے ہمراہ میرے گھر تشریف لائی ہیں اس موقع کی ایک یادگاری تصویر بھی میرے بھائیوں اور بہنوئیوں کی ہے امی جان محترمہ بھی بہت محظوظ ہوتی تھیں۔ اگرچہ سردی کا موسم تھا دسمبر کی سردی اور سردی کی شدید لہر آئی ہوئی تھی تاہم انہوں نے مولانا کے خلوص کی دعوت کو قبول کر لیا اور ہمارے ساتھ گئیں۔

ایک اور سال ہم ملنے گئے تو فرمایا کہ گھر آئیں مل کر بیٹھیں گے اور میں آپ کو اپنا کتب خانہ بھی دکھاؤں گا لہٰذا ایک شام ان سے ملنے گئے تو آگے کیا دیکھتے ہیں کہ بے تکلف اور سادہ طبیعت کے ساتھ بیٹھے ہمارا انتظار کر رہے تھے جلدی جلدی چائے پی اور پھر ہمیں اپنی لائبریری دکھانے لے گئے۔ جو ان کے ملحقہ بیڈروم کے ساتھ ''L'' Shape میں خوبصورت انداز میں ترتیب دی گئی تھی جہاں تک مجھے یاد ہے بتایا کہ اس میں ہر مضمون کی، ہر زبان کی اور ہر سائز کی تقریباً 8 ہزار کتابیں ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا اور ڈکشنریوں کے علاوہ میڈیکل میٹر Matters کی بھی بے شمار کتابیں جمع تھیں۔ میری بیٹی ڈاکٹر امۃ القدوس بھی ساتھ تھیں پوچھنے لگیں کہ مولانا صاحب آپ میڈیسن کی کتابوں کو کیا کبھی پڑھتے ہیں۔ فرمایا ہاں یہ میرے بیٹے ڈاکٹر سلطان کا ذخیرہ ہے مگر میں بھی ان سے استفادہ کرتا ہوں کمال صفائی اور ترتیب سے نمبر اور نام لگا کر کتب خانے کو سجا رکھا تھا جو کہ ایک عام حالات میں ایسے نظر نہیں آتا۔

میرے میاں ڈاکٹر افتخار صاحب سے تو بہت ہی محبت کرتے تھے اور ان سے اکثر فون پر بات ہوتی رہتی تھی ان کے کام کو سراہتے اور ہمت بڑھاتے رہتے تھے جب ڈاکٹر صاحب نے اپنی پہلی کتاب وقف زندگی کی اہمیت اور برکات لکھی اور مولانا صاحب کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے یہ نوٹ لکھ کر بھیجا ''آپ کی تازہ معرکۃ الآراء تالیف ''وقف زندگی کی اہمیت اور برکات'' جو ایمان افروز واقعات کا خزانہ اور نایاب تصاویر کا مرقع ہے عطا ہو گئی ہے۔ ع

''تیرے اس لطف کی اللہ ہی جزا دے ساقی''

بلاشبہ یہ کتاب تحریک وقف زندگی پر ایک مستند دستاویز ہے جسے وقف زندگی کا پہلا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو ہرگز مبالغہ نہیں ہوگا۔ رب العرش آپ کی شاہکار تالیف کو درجہ قبولیت بخشے اور قیامت تک آنے والی احمدی نسلوں کے لئے مینارنور بنا دے۔ آپ کی خدمت میں صمیم قلب سے حضرت مسیح موعود کے الہامی الفاظ میں ''مبارک صد مبارک'' اور ہدیہ شکریہ۔

(19-7-2005)

حضرت مولانا بہت ہی قدر کرنے والے اور شکرگزار انسان تھے اور کئی باتوں کا جو بظاہر بالکل معمولی اور چھوٹی ہوتی تھیں اتنی مرتبہ شکریہ، جزاکم اللہ کہتے کہ ہم شرمندہ ہو جاتے جب ہم منع کرتے کئی اشعار تعریفی اور کئی شکریے کے حوالے بتا کر مزید شکریہ ادا کرتے۔

ایک آخری بات لکھ کر اس ذکر کو مکمل کر دوں گی وہ یہ کہ 1985ء میں مولانا مع فیملی اور ایک بیٹی طاہرہ کے ہمراہ لندن تشریف لائے اور بیٹی کی شادی بھی کرنا مقصود تھا رہائش کی جگہ کی تلاش تھی ہمارے دو بچے انتصار اور قدوس لندن میں تھے اور میں باقی بچوں سمیت طوالو ڈاکٹر صاحب کی ملازمت کے سلسلہ میں گئی ہوئی تھی گویا گھر تقریباً خالی تھا حضور اقدس کی ملاقات کے لئے ہمارے بچے گئے۔ تو حضور نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے گھر مولانا صاحب کچھ عرصہ کے لئے رہ سکتے ہیں بچوں نے کہا کہ جی حضور ضرور فرمایا اپنے امی ابو سے فون کر کے طوالو بات کر کے پوچھ کر بتاؤ! بچوں نے کہا حضور یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے امی ابو نے کیا کہنا ہے تو اس طرح مولانا صاحب ہمارے گھر میں قیام کرنے کے لئے راضی ہوئے ہمارے بچوں کو بہت پیار دیا اور خیال بھی رکھتے تھے ان کی بیٹی کی رخصتی بھی ہمارے گھر سے ہوئی۔ بچوں نے کام کیا اور دعائیں لیں مگر مولانا اس قدر خوش اور ممنون تھے جب بھی ملے، بچوں کا پوچھتے دعائیں دیتے اور اس وقت کو یاد کر کے شکریہ ادا کرتے کہ آپ کے گھر بڑے آرام میں رہے تھے۔ اس طرح سے یہ تعلق بہت بڑھتا گیا اور دعاؤں کے وارث بنتے گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقام عطا کرے ابا جان کی شاگردی کا جو شرف پانے پر خوشی کا اظہار کیا کرتے تھے اس کا اندازہ نہیں تو جنت میں بیٹھے استاد و شاگرد روحانی محفلیں سجائے بیٹھے ہوں گے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم انعام الرحمٰن وحید صاحب ابن مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میرپور خاص کے نکاح کے اعلان ہمراہ مکرمہ آصفہ احمد منصورہ صاحبہ بنت مکرم نثار احمد طارق صاحب آف سڈنی آسٹریلیا پندرہ ہزار آسٹریلین ڈالرز حق مہر پر محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ و مفتی سلسلہ نے مورخہ 25 نومبر 2010ء کو الرفیع بینکوئیٹ ہال میں کیا۔ مکرم انعام الرحمٰن وحید صاحب محترم مولوی رستم علی صاحب کنری کے پوتے ہیں۔

اسی طرح مکرم اعجاز احمد طاہر صاحب ابن مکرم نثار احمد طارق صاحب آف آسٹریلیا کے نکاح کا اعلان مکرمہ فریحہ رفعت صاحبہ بنت مکرم رفعت محمود یزدانی صاحب سے پندرہ ہزار آسٹریلین ڈالرز حق مہر پر محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ و مفتی سلسلہ نے مورخہ 24 نومبر 2010ء کو رحمٰن کالونی میں کیا۔ مکرم اعجاز احمد طاہر صاحب اور مکرمہ آصفہ احمد منصورہ صاحبہ محترم خدابخش صاحب درویش کے پوتا اور پوتی ہیں اور مکرمہ فریحہ رفعت صاحبہ محترم جنرل (ر) نصیر احمد صاحب کی پوتی ہیں۔

نکاح

مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میرپور خاص تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ درشہوار علی صاحبہ آف جرمنی بنت مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم توصیف نور صاحب ابن مکرم رانا عبدالنور صاحب آف میرپور خاص کے ساتھ سات ہزار پانچ صد یورو حق مہر پر 18 دسمبر 2010ء کو محترم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے گیسٹ ہاؤس میرپور خاص میں کیا۔ مکرمہ درشہوار علی صاحبہ مکرم مولوی رستم علی صاحب مرحوم آف کنری کی پوتی ہیں اور مکرم توصیف نور صاحب مکرم رانا عبدالغفور صاحب مرحوم آف میر پور خاص کے پوتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مالی قربانی کی ضرورت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کو کم کردیں۔ تاکہ جس وقت قربانی کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کیلئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ (مطالبات صفحہ 23)

جماعت کے جملہ احباب و خواتین اس پر عمل پیرا ہوں تاکہ ہم اپنے پیارے امام کے حضور گزشتہ سال کی نسبت امسال زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پاسکیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ولادت

مکرمہ نجمہ کاشف صاحبہ سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مسعود آباد ضلع فیصل آباد تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھائی مکرم سہیل فاروق صاحب اور مکرمہ عقیلہ سہیل صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 ستمبر 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت عریشہ سہیل نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرمہ نسرین فاروق صاحبہ سابق صدر لجنہ گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ کی پہلی پوتی اور مکرم اختر علی صاحب مرحوم آف میر پور خاص کی پہلی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک سیرت اور باعمر ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور نے درج ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ایم ایس سی (میڈیکل لیب ٹیکنالوجی)

بی ایس سی (لیب ٹیکنالوجی) یا بی ایس سی (آنرز) کیمسٹری، بایولوجی، بایوٹیکنالوجی میں فرسٹ ڈویژن یا ہائر سیکنڈ ڈویژن لینے والے طلباء اہل ہیں۔ داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 15 جنوری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ www.uhs.edu.pk وزٹ کریں۔ فون نمبر 042-99231304-9

(نظارت تعلیم)

تقریب آمین

(بیوت الحمد گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول بیوت الحمد کالونی ربوہ کے جماعت پنجم کے 25 طلبہ کی تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ اس پروگرام کی مہمان خصوصی محترمہ نمود سحر صاحبہ اہلیہ مکرم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھیں۔ تلاوت، حدیث اور نظم سے پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ بعدازاں مکرمہ مہمان خصوصی صاحبہ نے تمام طلبہ سے قرآن کریم سنا اور اسناد تقسیم کیں۔ اور اپنے خطاب میں بچوں کو مبارکباد دی اور باترجمہ پڑھنے کی نصیحت کی اور دعا کروائی۔ پروگرام کے اختتام پہ تمام طلبہ اور ان کی امہات میں مٹھائی تقسیم کی گئی جبکہ دیگر مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ خدا تعالیٰ تمام طلبہ کو قرآن کریم کی تعلیمات پر صدق دل سے عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

(پرنسپل بیوت الحمد گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

کامیابی

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول کے طالب علم منظور احمد باجوہ ابن مکرم نثار احمد باجوہ صاحب کلاس دہم نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے تحت ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی میں بورڈ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

اسی طرح ناصر ہائیر سیکنڈری سکول کے طالب عاقب اقبال ولد مکرم شاہد اقبال صاحب کلاس ہفتم نے وزیر اعلیٰ پروگرام کے زیر اہتمام آرٹ کے مقابلہ میں ڈسٹرکٹ چنیوٹ میں اول پوزیشن حاصل کی اور مبلغ -/5000 روپے انعام کا حقدار ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم جری اللہ راشد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامنہ محترمہ عفت تنویر صاحبہ اہلیہ محترم تنویر احمد صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ مورخہ 26 دسمبر 2010ء کو بعمر 54 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ بیت راجیکی میں بعد نماز عصر مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت ہی خوش اخلاق، ملنسار، صابر و شاکر تھیں نیز ہمدردی خلق، شائستگی اور عاجزی کا پیکر تھیں۔ خلافت سے بے انتہا عشق تھا اور سلسلہ کے کاموں میں بے لوث اور انتھک خدمت کرنے والی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی مکرمہ فریال صبا صاحبہ اور تین بیٹے مکرم سفیر احمد صاحب، مکرم عمیر احمد صاحب اور مکرم عزیر احمد صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ کمپیوٹر کورس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جارہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروادیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور معلومات کیلئے درج ذیل فون نمبر 0336-7066496 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ٹائپنگ، بیسک ایم ایس آفس، ان پیج

ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد داخل ہوسکتے ہیں۔

دورانیہ 1 ماہ — فیس کورس -/1500 روپے

پروفیشنل کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ٹائپنگ، ایم ایس آفس، ان پیج

یہ ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس ہے۔ (نوٹ: اس کورس کیلئے کم از کم ایف اے/ ایف ایس سی اور کمپیوٹر کا بنیادی کورس کیا ہوا ہو)

دورانیہ 2 ماہ — فیس کورس -/3000 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کی کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

کف سرور
عام کھانسی خصوصاً بچوں کی کھانسی بلغم سانس کی تکلیف اور سینے کے درد اور بخار کیلئے کامیاب
قطرے قیمت -/15 روپے (طبیبوں کو رعایت)
رابطہ: بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

11 جنوری 2011ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	راہ ھدیٰ
3-45 am	خطبہ جمعہ
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-40 am	تلاوت
5-50 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-30 am	لقاء مع العرب
7-35 am	درس حدیث
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-45 am	فرنچ ملاقات پروگرام
9-40 am	زندہ لوگ
10-10 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11-05 am	تلاوت اور درس ملفوظات
11-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-10 pm	زندہ لوگ
1-00 pm	گلشن وقف نو
2-00 pm	سوال و جواب
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-00 pm	تلاوت
5-15 pm	زندہ لوگ
5-50 pm	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-25 pm	بنگلہ سروس
7-25 pm	خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 11 مارچ 2007ء ہارٹلے پول
8-05 pm	یسرنا القرآن
8-25 pm	تاریخی حقائق
9-00 pm	خبرنامہ
9-25 pm	راہ ھدیٰ
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

12 جنوری 2011

12-30 am	عربی سروس
1-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-10 am	گلشن وقف نو
3-10 am	خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 11 مارچ 2007ء ہارٹلے پول
4-00 am	ریئل ٹاک
5-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-35 am	تلاوت
5-45 am	لقاء مع العرب
6-55 am	عربی سیکھیے
7-20 am	یسرنا القرآن
7-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-15 am	زندہ لوگ
8-50 am	سوال و جواب
9-40 am	بیت الفتوح لندن، ڈاکومنٹری پروگرام
10-15 am	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ 11 مارچ 2007ء ہارٹلے پول
11-00 am	تلاوت اور سیرت النبی ﷺ
11-40 am	یسرنا القرآن
12-10 pm	زندہ لوگ
12-35 pm	گلشن وقف نو
2-00 pm	سوال و جواب
3-15 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	سواحیلی سروس
5-05 pm	تلاوت
5-20 pm	زندہ لوگ
5-40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 2005ء
6-45 pm	بنگلہ پروگرام
7-45 pm	راہ ھدیٰ
9-20 pm	خبرنامہ
9-35 pm	یسرنا القرآن
9-55 pm	فیتھ میٹرز
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

سانحہ ارتحال

مکرم خالد یٰسین صاحب ماڈل کالونی کراچی تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد مکرم محمد یٰسین صاحب مورخہ 28 دسمبر 2010ء کو بعمر 83 سال مختصر بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ موصی تھے۔ وفات کے بعد پہلے آپ کی نماز جنازہ بیت الذکر ماڈل کالونی کراچی میں ادا کی گئی بعد ازاں آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں مورخہ 30 دسمبر 2010ء کو بعد از نماز فجر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم مبشر آفتاب صاحب مربی سلسلہ شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین نے دعا کروائی۔ مرحوم اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ آپ نے خود مطالعہ، گفتگو اور دعا کے بعد 1959 میں بیعت کی اور آخر دم تک اخلاص اور وفا کے ساتھ نظام جماعت اور خلافت احمدیہ سے وابستہ رہے۔ آپ جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ بعد ازاں ماڈل کالونی کراچی کے ایک فعال ممبر تھے اور آپ کو مختلف اوقات میں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ بیت الذکر ماڈل کالونی سے آپ کا گہرا رشتہ تھا۔ مکرم محمد یٰسین صاحب نے لواحقین میں ایک بیٹا خاکسار اور دو بیٹیاں مکرمہ قدسیہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم سید مبشر احمد صاحب آف سسکاٹون کینیڈا اور مکرمہ ثروت ملک صاحبہ اہلیہ مکرم نوید احمد ملک صاحب نیویارک امریکہ کے علاوہ سات پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں جو تمام کے تمام وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں چھوڑی ہیں۔ آپ کی اہلیہ وفات پا چکی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد محترم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز ہمیں ان کے نیک کام جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 8۔جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:23

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ NASIR ناصر
PH:047-6212434

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

بااختیار ڈیلر ڈاولینس۔پیل۔ہائر۔LG
نوبل TV۔سپر ایشیا۔کیئر جنرل۔انڈس
فریج۔TV۔مائیکروویو اوون۔کوکنگ رینج۔
فل آٹو میٹک واشنگ مشین۔ڈرائیر۔کچن ہب۔
لاہور، فیصل آباد ریٹ پر حاصل کریں۔
نیو ربوہ الیکٹرونکس ریلوے روڈ ربوہ
047-6215934,6211661

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پالش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FD-10

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214 فون
دکان 6216216 047-6211971:

عتیق کنسٹرکشن کمپنی لاہور
گھر، مکان، کوٹھیاں، پلازہ وغیرہ بنوانے کیلئے ہماری کمپنی سے رابطہ کریں
محمد عتیق چوہدری: 0301-4438835
محمد رفیق: 0301-5182290

سمیع سٹیل ٹریڈرز مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
A-81 سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفا خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

ہر علاج ناکام ہو تو؟
ان شاء اللہ ہولز سک ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے
ہومیو ڈاکٹر سجاد بانی ہولز موپیتھی
0334-6372030/047-6214226

الفضل روم کولر گیزر اینڈ الیکٹرونکس
ہمارے ہاں اے سی گیزر، واٹر کولر، روم کولر، گیس اوون، واشنگ مشین نیز واٹر پمپ اور بورنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز ریپئرنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
طالب دعا: ناصر احمد
0300-4026760: ٹاؤن شپ لاہور موبائل
042-35114822,35118096: فون نمبر
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک